امام خمینی کی نگاہ میں خواتین کا رتبہ و مقام

مولفہ: محترمہ میناآونج
مترجم: مولاناسید محمد جعفر زیدی

خلاصہ

آج دنیا کے سماجی و علمی حلقوں میں ایک اہم بحث خواتین کے سلسلہ میں امام خمینیؒ کی فکر کا تجزیہ ہے۔ بلاشبہ وہ اسلام کے نئے معاشرتی نظام میں ایک نمونہ تھے اور انہوں نے فکر و عمل میں اسلامی جمہوریہ کے لیے خواتین کے اعلی مقام کی تصویر کھینچی ہے۔

اس مضمون میں خواتین سے متعلق مختلف موضوعات جیسے کہ خاندان میں خواتین کا کردار، لباس و حجاب، سیاسی، سماجی، علمی اور ثقافتی میدان میں خواتین کی موجودگی نیز ایران کے اسلامی انقلاب میں خواتین کے اہم کردار کے بارے امام خمینی کے نظریات و افکار پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ آخر کیوں حضرت امام خمینیؒ مسلمان خواتین کی شناخت و شخصیت کو نمایاں کرنا چاہتے تھے اور انھیں خود کے مقام و رتبہ سے آگاہ کرنا چاہتے تھے۔

ہم نے اس پوری تحریر میں امام خمینیؒ کے پیغامات کو بطور سند پیش کرتے ہوئے اس بات کی جانب اشارہ کیا ہے کہ امام خمینیؒ اس مسئلہ کو کافی اہمیت دیتے تھے کہ اگر خواتین اپنے حقوق کے تحفظ اور حجاب و عفت و پاکدامنی کا خیال رکھیں تو مستقبل میں اُن کی آغوش سے مؤمن و بہادر مرد تربیت پائیں گے۔ عورتوں کی ترقی اور کمال کے بارے میں امام خمینی کی فکر مندی اس وجہ سے تھی کہ وہ عورتوں کو معاشروں اور قوموں کی ترقی اور سربلندی کا ذریعہ سمجھتے تھے۔ انھیں یقین تھا کہ اگر خواتین اپنی اہم ذمہ داری یعنی انسان کی تربیت میں کوتاہی کریں گی تو وہ سماج گمراہی و نابودی سے ہمکنار ہو جائے گا۔

امام خمینیؒ کی نگاہ میں گھر انسانی تربیت کی سب سے پہلی اور اہم درسگاہ، احساسات و جذبات کے ظاہر اور کامل ہونے کی جگہ نیز سماج کا اہم ستون ہے۔ اگر سماج میں خواتین علم و معرفت اور روحانی و اخلاقی کمالات کو

حاصل کر سکیں جسے پروردگار متعال نے تمام انسانوں کے لئے بطور یکساں معین کیا ہے تو اولاد کی بہتر تربیت ہو سکتی ہے اور گھر کا ماحول بھی محبت وانسیت سے لبریز ہوگا اور سماج بھی کافی ترقی کرے گا۔

"ماں کی آغوش سب سے بڑی درسگاہ ہے، بچہ جہاں تربیت پاتا ہے۔ بچہ جو ماں سے سنتا ہے یہ اس چیز کے علاوہ ہے جو وہ استاد سے سنتا ہے۔ بچہ، باپ اور استاد کی بجائے ماں کی آغوش میں بہتر تربیت پاتا ہے"[۱]۔

امام خمینیؒ کے نزدیک سماج کی تربیتی مشکلات اور ہرج و مرج کا سبب بچوں کا ماں کی آغوش سے الگ ہو جانا اور اس وجہ سے ان کے روح میں خلا کا ایجاد ہونا ہے۔ آپ کی نظر میں بہت سی سماجی بیماریوں اور برائیوں کی وجہ ماں کی محبت کو صحیح درک نہ کر پانا اور اس سے محروم ہونا ہے۔

"وہ بچے جنھیں ماں کی آغوش سے جدا کر کے بورڈنگ ہاوس میں ڈال دیا گیا، جنھوں نے ماں کی محبت نہیں دیکھی، وہ اندر سے الجھ جاتے ہیں۔ یہی خالی پن اور الجھا پن تمام یا زیادہ تر برائیوں کی جڑ ہے جو انسان میں ظاہر ہوتی ہے۔ یہ جو جنگیں ہوتی ہیں، یہ چوریاں، یہ خیانتیں سب اسی کا نتیجہ ہیں۔[۲]"

امام خمینیؒ کی نگاہ میں، خواتین نہ صرف معاشرے میں اپنے مثبت اور تعمیری موجودگی سے، بلکہ گھر میں مردوں اور بچوں کی نفسیات اور آخر میں معاشرے کی شریانوں میں خون کی طرح شامل ہو کر انسانی ارتقاء کی راہوں کو ہموار کرتی ہیں لہٰذا خواتین ہر معاشرہ کی حرکت کی سمت کو معین کرتی ہیں۔

"بچہ جب ماں کی آغوش میں ہوتا ہے اور وہ دیکھتا ہے کہ اس کی ماں نیک اخلاق، نیک کردار اور نیک گفتار ہے تو یہ بچہ اسی وقت سے کردار و گفتار میں اپنی ماں کی تقلید شروع کر دیتا ہے جو دوسری تمام تقلیدوں سے بالاتر اور بہتر ہے[۳]۔"

امام خمینیؒ کا یہ ماننا تھا کہ ملک کی سعادت و شقاوت خواتین کے وجود پر منحصر ہے۔ یہ عورت ہے جو صحیح تربیت سے انسان بناتی ہے اور ملک و معاشرہ کو اصلاح کی جانب لے جاتی ہے لہٰذا خواتین کو چاہیے کہ روحانی کمالات و فضائل کو حاصل کرنے کی سعی و کوشش کریں؛ چونکہ معاشرہ میں معنویت اسی کے ذریعہ رائج ہوتی ہے۔

۱۔ صحیفہ امام، ج۹، ص ۲۹۴۔ ۲۹۳
۲۔ گذشتہ حوالہ، ۲۹۳
۳۔ گذشتہ حوالہ، ج۷، ص ۲۸۳

حجاب

رضا شاہ پہلوی کی حکومت میں، زمانہ جاہلیت کی طرح عورت کی شخصیت ناانصافی و تبعیض کے پنجہ میں چکنا چور ہورہی تھی اور وہ بالہوس انسانوں کا کھلونا تھی۔ رضا شاہ پہلوی کی نگاہ میں عورت کو خوبصورت و دلکش ہونا چاہئیے تھا۔ خوبصورت عورت مغربی سماج میں عورت کی تصویر کی ایک نقل ہے جس میں عورت کی کرامت و شخصیت کو مغرب کے مادی فلسفہ کی قربان گاہ میں قربان کردیا گیا تھا۔

امام خمینیؒ نے معاشرہ کے انحراف اور اسلامی معاشروں کی خود ساختہ تباہی میں غیر اخلاقی خوبصورت خواتین کے کردار کو بخوبی سمجھا اور پوری بصیرت سے اس سازش کے مقابلہ میں مسلمان خاتون کی شخصیت کو زندہ کیا اور توحیدی آئیڈیولوجی اور عورت کے انسانی رتبہ کے مطابق جو خلیفہ خدا اور کرامت و معنویت کی مالکہ ہے، معاشرہ میں عورت کے کردار کی وضاحت کی۔

امام خمینیؒ کے نزدیک عورت مکر وفریب کا ذریعہ اور کسی کے ہاتھوں کا بازیچہ نہیں ہے بلکہ نیکی و بھلائی کا سرچشمہ ہے۔ آپ چاہتے ہیں کہ عورت معاشرہ کی ترقی و کامیابی میں حصہ دار ہو۔ آپ کے نزدیک عورت ایک ایسی باعظمت ہستی ہے کہ معاشرہ کی سعادت و شقاوت بہت حد تک اس سے وابستہ ہے۔

امام خمینی حجاب کو عورت کے کردار کے تحفظ، معاشرے کی ترقی اور اسے فحاشی سے دور رکھنے کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ ان کا ماننا ہے کہ حجاب برقرار رکھنے سے اعلیٰ انسانی اقدار محفوظ ہوتے ہیں اور معاشرے میں روحانی اقدار فروغ پاتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

> ”آج خواتین کو چاہیئے اپنی سماجی اور دینی ذمہ داریوں کو ادا کریں اور عمومی عفت و پاکیزگی کو باقی رکھیں اور عفت و پاکیزگی کے ساتھ سماجی و سیاسی ذمہ داریوں کو انجام دیں“[۱]۔

امام خمینیؒ کا حجاب کے مسئلہ پر اتنا زور دینا، سماج میں اسلامی اقدار کے تحفظ اور حجاب نہ کرنے کی صورت میں ہونے والی برائیوں کو روکنے کی ضرورت کے بارے میں آپ کی بصیرت و دوراندیشی کو واضح کرتی ہے۔ آپ نے نہ صرف حجاب کو علم، فضائل و کمالات اور ثقافت کو حاصل کرنے کی راہ میں رکاوٹ نہیں جانا بلکہ آپ کے نزدیک حجاب، عفت و پاکدامنی کو بڑھاوا دینے، انسانی اقدار کے مستحکم ہونے، روح کی طہارت و پاکیزگی اور خاندان کی بنیاد کے مضبوط ہونے کا سبب ہے۔

۱۔ صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۱۹۳۔ ۱۹۲

"ایران کی محترم خواتین نے ثابت کر دیا کہ وہ عفت و عصمت کے مضبوط حصار میں ہیں اور مؤمن وطاقتور لڑکے اور عفیف و پاکدامن لڑکیاں اس ملک کو دیں گی اور ہرگز اس راستہ پر نہیں چلیں گی جسے سوپر پاور سیاستدانوں نے اس ملک کی بربادی کے لئے ان کے سامنے رکھا ہے[۱]۔"

امام خمینیؒ کے نزدیک اگرچہ چادر مکمل حجاب ہے لیکن وہ لباس جو چادر سے مشابہ ہو جیسے ڈھیلا ڈھالا نقاب جو برائی کا سبب نہ ہو؛ وہ بھی کافی ہے۔ آپ کا ماننا تھا کہ خواتین کا وہ لباس جو سماج میں برائی پھیلانے کا باعث ہے اور اخلاقی تقاضوں کے خلاف ہے تو اسے روکنا ضروری ہے۔ جیسا کہ پیرس میں رپورٹروں نے ایران میں پردہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا:

"بیشک اسلام کا قانون ہے کہ خواتین حجاب کی رعایت کریں، لیکن ضروری نہیں ہے کہ چادر ہو بلکہ خواتین ہر اس لباس کو پہن سکتی ہیں جس سے ان کا حجاب پورا ہو جائے۔ ہم نہیں چاہتے ہیں بلکہ اسلام نہیں چاہتا ہے کہ عورت کسی سامان یا کھلونے کی طرح مردوں کے ہاتھوں میں رہے۔ اسلام چاہتا ہے کہ عورت کی شخصیت محفوظ رہے۔ اسلام اسے سماج کا ایک کارآمد عضو بنانا چاہتا ہے۔ ہم ہرگز اجازت نہیں دیں گے کہ عورتیں مردوں کے ہاتھوں کا کھلونا اور سامان ہوس بن جائیں[۲]۔"

یوم خواتین کے موقع پر امام خمینیؒ خواتین کے درمیان فرماتے ہیں:

"توجہ رہے کہ اسلام نے جو حجاب آپ پر واجب کیا ہے وہ خود آپ کی شخصیت کے تحفظ کے لئے ہے۔ پروردگار نے جو کچھ بھی حکم دیا ہے وہ اس لئے ہے کہ جو حقیقی اقدار ان میں پائی جاتی ہیں ممکن ہے شیطانی وسوسوں یا مستکبرین کی سازشوں کی وجہ سے پامال ہو جاتیں، اُن اقدار کو زندہ رکھنا مقصد ہے"[۳]۔

گارڈین اخبار کے صحافی کو انٹرویو دیتے ہوئے عورتوں کی آزادی اور لباس کے انتخاب کے حوالہ سے آپ فرماتے ہیں:

۱۔ صحیفہ امام، ج۱۴، ص۳۵۶

۲۔ گذشتہ حوالہ، ج۵، ص۲۹۴

۳۔ گذشتہ حوالہ، ج۱۹، ص۱۸۵

"خواتین اپنی سرگرمیوں اور اسلامی حدود کے مطابق لباس پہننے میں آزاد ہیں۔ شاہ کی حکومت کے خلاف ہو رہی سرگرمیوں نے یہ بات واضح کر دی ہے کہ عورتیں پہلے سے زیادہ اسلامی پہناوے میں آزاد ہیں"[۱]۔

امام خمینیؒ کی نگاہ میں خواتین کا علمی و ثقافتی رتبہ

امام خمینیؒ خواتین کے علمی و ثقافتی رتبہ کے لحاظ سے کہ آج کے بچے اور آنے والی نسلیں ان ہی کے دامن میں تربیت پائیں گی، ان کے لئے ایک خاص مقام اور رتبہ کے قائل ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

"خواتین بھی اجتہاد کے رتبہ تک پہنچ سکتی ہیں لیکن وہ دوسروں کے لئے مرجع تقلید نہیں بن سکتیں[۲]۔"

دوسری جگہ پر آپ ارشاد فرماتے ہیں:

"آپ جانتی ہیں کہ اس پورے عرصہ میں اسلام مظلوم رہا ہے، یہ گذشتہ سو سالوں میں بلکہ پیغمبر اکرمؐ کے بعد سے آج تک اسلام مظلوم رہا ہے، اسلامی احکام مظلوم رہے ہیں۔ اسلامی کلچر کو زندہ کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ آپ خواتین جس طرح سے مرد حضرات علمی و ثقافتی میدان میں مشغول ہیں آپ بھی مشغول رہیں۔"[۳]

"آپ ایرانی خواتین نے یہ ثابت کر دیا کہ اس تحریک میں آگے آگے رہنے والی ہیں۔ اس اسلامی تحریک میں آپ کا اہم کردار ہے۔ آئندہ آپ اس ملک کی پشت پناہ ہیں۔ آپ علم حاصل کریں، اخلاقی فضائل و کمالات سے خود کو آراستہ کریں۔ آپ کا دامن ایک مدرسہ ہے جس میں بڑی ہستیاں پروان چڑھیں گی۔"[۴]

امام خمینیؒ ہمیشہ اس بات کے خواہاں تھے کہ خواتین مختلف تعلیمی اور ثقافتی شعبوں میں آگے بڑھیں۔ آپ انھیں مختلف علوم سیکھنے کی ترغیب دلاتے تھے۔

"بے پناہ درود و سلام ہو اُن فرض شناس خواتین پر جو اس وقت پورے ملک میں ان پڑھ افراد کو پڑھانے، مختلف علوم کی تدریس اور قرآن کے اعلی مطالب کو پہنچانے میں سرگرم ہیں۔"[۵]

۱۔ صحیفہ امام، ج۴، ص۲۴۷
۲۔ گذشتہ حوالہ، ج۱، ص۲۱
۳۔ گذشتہ حوالہ، ج۲۰، ص۹
۴۔ گذشتہ حوالہ، ج۶، ص۵۲۱
۵۔ گذشتہ حوالہ، ج۱۴، ص۳۱۷

خواتین کی تعلیم اور علمی ترقی کے لیے امام خمینیؒ کی مسلسل حمایت ان کی ذاتی زندگی اور خاندانی طرز عمل سے عیاں ہے۔ یہ اس حال میں تھا جب معاشرے کے کچھ سماجی طبقوں اور گروہوں نے اپنی لڑکیوں اور عورتوں کو دین اور مذہب کے نام پر علم وفضیلت حاصل کرنے سے یہاں تک روک دیا کہ ان میں سے بعض بنیادی علم سے بھی محروم رہ گئیں۔ امام خمینی کے خاندان کی خواتین میں اعلیٰ تعلیم اور علمی کمالات کا حصول اس جہالت کے خلاف ان کی عملی جدوجہد کی دلیل ہے۔

سماجی اور سیاسی میدان میں خواتین کا کردار

امام خمینیؒ کے نزدیک مردوں کی طرح خواتین کو بھی تمام سیاسی و سماجی میدانوں میں حاضر ہونا چاہئے یعنی صرف مردوں کے سماجی فرائض ادا کردینے سے معاشرہ آباد نہیں ہوسکتا ہے۔ ایران کے اسلامی انقلاب کے کامیاب ہونے کے بعد سیاسی و سماجی میدان میں خواتین کی فعال موجودگی اور مختلف شعبوں میں بھرپور شرکت کی تاکید کی ہے۔

۷ دسمبر ۱۹۷۸ کو لاس انجلس ٹائمز کو دیئے گئے ایک انٹرویو میں امام خمینیؒ یونیورسٹیز میں خواتین کی موجودگی کے سلسلہ میں فرماتے ہیں:

> "خواتین اسلامی معاشرے میں آزاد ہیں اور انہیں یونیورسٹیوں، دفاتر اور پارلیمنٹ میں جانے سے کسی طور پر بھی نہیں روکا جاتا۔ جس چیز سے روکا گیا ہے وہ اخلاقی بے راہ روی ہے جس میں مرد اور عورت برابر ہیں اور یہ دونوں کے لیے حرام ہے"[1]۔

دنیا میں خواتین کا ایک خاص کردار ہے۔ کسی بھی معاشرہ کی بھلائی یا برائی اس معاشرہ کی خواتین سے تعلق رکھتی ہے۔ عورت ہی وہ ہستی ہے جو اپنے دامن سے ایسے افراد معاشرہ کو دیتی ہے جن کی برکتوں سے نہ صرف ایک سماج بلکہ کئی سماج اعلی انسانی اقدار واستقامت سے لبریز ہوتے ہیں اور بالکل اس کا برعکس بھی ممکن ہے۔

امام خمینیؒ کی نظر میں اسلامی نظام میں، خواتین بحیثیت انسان، اسلامی معاشرے کی تعمیر میں مردوں کے ساتھ بڑھ چڑھ کر حصہ لے سکتی ہیں:

۱۔ صحیفہ امام، ج۵، ص ۱۸۳

"خواتین کو چاہئے کہ اپنی قسمت کا فیصلہ خود کریں، اسلامی جمہوری میں خواتین ووٹ دے سکتی ہیں جس طرح سے مرد حضرات ووٹ دیتے ہیں، عورتوں کو ووٹ دینے کا حق حاصل ہے"[۱]۔

"خواتین کو حق حاصل ہے کہ وہ سیاست میں مداخلت کریں، یہ ان کی ذمہ داری ہے۔ علما کو بھی حق حاصل ہے کہ سیاست میں مداخلت کریں یہ ان کی ذمہ داری ہے"[۲]۔

اسلامی انقلاب کی تحریک میں خواتین کا کردار

امام خمینیؒ کا ماننا ہے کہ اس انقلاب کو کامیاب بنانے میں خواتین و مرد حضرات دونوں نے برابر سے جانفشانی کی ہے۔ عورتیں مردوں کے شانہ بشانہ خود مختاری، آزادی جمہوری اسلامی کا نعرہ لگایا۔ فرض شناس، شیر دل خواتین نے مردوں کے ساتھ مل کر ایران کی تعمیر میں برابر کا حصہ لیا۔ ۱۱ نومبر سنہ ۱۹۷۸ کو ایک عربی جریدہ "القومی العربی" کو دیئے گئے ایک انٹرویو میں امام خمینیؒ فرماتے ہیں:

"شاہ کی جیلیں بہادر خواتین سے بھری پڑی ہیں۔ سڑکوں پر ہونے والے مظاہروں میں ہماری خواتین ٹینکوں، توپوں اور مشین گنوں سے ہراساں ہوئے بغیر اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کو سینے سے لگائے میدان جنگ میں اتر آئی ہیں۔ ایران کے مختلف شہروں میں خواتین نے بہت سی سیاسی ملاقاتیں کی ہیں۔ انہوں نے ہماری تحریک میں بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ فرزندان اسلام کی دلیر ماؤں نے بہادر خواتین کی بہادری اور شجاعت کی یاد تازہ کر دی ہے۔ تاریخ میں کہاں بھلا آپ کو ایسی خواتین ملیں گی؟"[۳]۔

"یہ کامیابی ہمیں مردوں سے ملنے سے پہلے عورتوں سے ملی ہے۔ ہماری معزز خواتین ہمیشہ آگے آگے تھیں۔ ہماری خواتین سبب بنیں کہ مردوں میں جرات و ہمت پیدا ہوئی۔ ہم آپ کی زحمتوں کے مقروض ہیں، اور ہمیشہ آپ سب کے لیے دعا گو ہیں"[۴]۔

۱۔ صحیفہ امام، ج ۶، ص ۳۰۰
۲۔ گذشتہ حوالہ، ج ۱۰، ص ۱۵
۳۔ گذشتہ حوالہ، ج ۴، ص ۴۴۰
۴۔ گذشتہ حوالہ، ج ۷، ص ۶

امام خمینیؒ نے ہمیشہ اس تحریک میں خواتین کی موجودگی کو سراہا ہے اور خواتین کو تمام بھلائی و خیر کا منشا سمجھا ہے۔ بہت کم لوگوں نے امام خمینی کی طرح خواتین کی کاوشوں اور کوششوں کی قدر کی ہے۔

ہم نے بارہا دیکھا ہے کہ حضرت زینب سلام اللہ علیہا کی سیرت پر چلنے والی خواتین نعرہ لگا رہی تھیں کہ انہوں نے اپنے بچوں کو کھو دیا اور اپنا سب کچھ خدا اور عزیز اسلام کی راہ میں قربان کر دیا، اور اس بات پر وہ فخر کرتی ہیں وہ جانتی ہیں کہ جس چیز کو انھوں نے حاصل کیا ہے وہ جنت نعیم سے زیادہ افضل ہے، چہ جائیکہ اس دنیا کی معمولی چیزیں۔[۱]

نتیجہ

اس مضمون میں پانچ مختلف موضوعات میں امام خمینیؒ کے نظریہ کو پیش کیا گیا ہے جیسے حجاب و لباس، خواتین اور خاندان کی بنیاد، خواتین اور سماجی سر گرمیاں، خواتین کی سماجی اور سیاسی سر گرمیاں اور اسلامی انقلاب کی تحریک میں خواتین کا کردار۔

تمام باتوں سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ خواتین، مردوں کی طرح، تمام مختلف سماجی شعبوں میں فعال کردار ادا کر سکتی ہیں۔ امام خمینیؒ مردوں کی طرح خواتین کو بھی علمی و ثقافتی میدان میں نمایاں کردار ادا کرنے کی تاکید کرتے۔

امام خمینی کے نزدیک عورت خیرات اور سعادت کا ذریعہ ہے جسے معاشرے کی ترقی و کامیابی کے لیے استعمال کرنا چاہئے۔ اس لیے اسے ایک باوقار اور عظیم ہستی کے طور پر دیکھا جو بڑے پیمانے پر معاشرے کی سعادت و شقاوت طے کرتی ہے۔

امام خمینیؒ کا ماننا تھا کہ عورت و مرد دونوں نے مل کر ایک ساتھ اسلامی تحریک کو کامیاب کیا۔ مردوں کے شانہ بشانہ خواتین نے بھی خود مختاری، آزادی اور اسلامی جمہوریہ کا نعرہ لگایا۔ ایران کی فرض شناس خواتین نے مردوں کے ہمراہ ایران کی تعمیر میں اہم کردار ادا کیا۔

۱۔ صحیفہ امام، ج۲۱، ص۳۹۸

منابع و مآخذ

- امام خمینی، استفتائات، مؤسسہ تنظیم و نشر آثار امام خمینی، تہران، ۱۹۸۷
- امام خمینی، رہ عشق، مؤسسہ تنظیم و نشر آثار امام خمینی، تہران، ۲۰۰۸
- امام خمینی، صحیفہ امام (تقریریں، پیغامات، انٹرویوز، احکام، شرعی اجازہ اور خطوط) مؤسسہ تنظیم و نشر آثار امام خمینی، تہران، ۲۰۰۸
- امام خمینی، ندای حق، کمیل، تہران، ۱۹۷۸
- در جستجوی راہ از کلام امام، انتشارات امیر کبیر، تہران، ۱۹۸۱
- سر گذشتہای ویژہ از زندگی حضرت امام، انتشارات پیام آزادی، ۱۹۹۷
- سیمای زن در کلام امام خمینی، وزارت فرہنگ و ارشاد اسلامی، تہران، ۱۹۹۵